



## سوال

(53) کیا ابراہیم کا والد مشرک تھا؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ بات درست ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ مومن تھا مشرک نہیں تھا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کے بیان کے مطابق ابراہیم علیہ السلام کا والد بت پرست (مشرک)، شیطان کا بچاری، گمراہ، وقت کے نبی کا نافرمان اور اللہ تعالیٰ کا دشمن تھا۔ اسی وجہ سے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمی قرار دیا ہے، قرآن مجید اور احادیث میں ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر بیان ہوا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تاریخ تھا، ممکن ہے ایک نام ہو اور دوسرا لقب۔ اس لیے کہ تاریخ اور آزر دو الگ الگ آدمیوں کے نام نہیں ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا بے بنیاد ہے۔ دراصل ایسے لوگ اپنے من گھڑت باطل نظریات کو بچانے کے لیے قرآن وحدیث کے واضح دلائل کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، یعنی

خود بہتے نہیں قرآن کو بدل جیتے ہیں

حالانکہ قرآن نے دو لوگ الفاظ میں آزر کا ابراہیم علیہ السلام کے والد کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَرِزْرًا تَعْبُدُ أَصْنَامًا لَّنِیْ أَرِیْکَ وَتَوْتَمِنُ فِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ۚ ۷۴ ... سورة الانعام

”اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا آپ بتوں کو معبود قرار دیتے ہیں؟ بے شک میں آپ کو اور آپ کی قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔“

سورۃ مریم (آیات 41 تا 46) میں تو بار بار یا اَبْتِ یا اَبْتِ (اسے ابا جان) کے الفاظ آئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكَلْبِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۚ ۴۱ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۚ ۴۲ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَمْ يَكُنْ مِنَ السُّرَّاطِ سَوِيًّا

۴۳ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلزَّحْمَانِ عَصِيًّا ۚ ۴۴ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُسَكِّنَكَ عَذَابٌ مِنَ الزَّحْمَانِ فَتَتَّبِعُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۚ ۴۵ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَخَذَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَذَابًا فَتَتَّبِعُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۚ ۴۶

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاجْزِئْنِي مِنِّي ۚ ۴۶ ... سورة مریم



”اور اس کتاب میں ابراہیم کا قصہ بیان کریں، بیشک وہ بڑی سچائی والے نبی تھے، جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ الٰہی! آپ ان کی بلجواپاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں، نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکیں، الٰہی! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا، ابا جان! شیطان تو رحم و کرم والے اللہ کا بڑا ہی نافرمان ہے، ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آ پڑے کہ آپ شیطان کے رفیق بن جائیں، اس نے جواب دیا: ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے، سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔“

قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهٖمَ لِاٰبِیْهِ اِلَّا عَنِ مَوْعِدَةٍ وَعَدَاٰیَاۗءٍ فَمٰۤا تَبٰیۡنَ لَمَّاۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّدٰۤیۡنِہٖۤمۡ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ لَآوٰہٗ حَلِیۡمٌ ۱۱۴ ... سورۃ التوٰبۃ

”اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کرنا صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا، پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی ابراہیم بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔“

ایک اور مقام پر ہے:

اِذْ قَالَ لِاٰبِیۡہٖ وَقَوْمِہٖ اٰذِہٖ النَّاسِ اِلٰہِیۡ اَتٰتٰہُمۡ مَّآءَ کٰفُوۡنٍ ۵۲ ... سورۃ الٰہٰبِیاء

”جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاوبہ بیٹھے ہو کیا ہیں؟“

قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے چہرے پر سیاہی اور گردوغبار جما ہوا ہوگا (جو کہ کفار و مشرکین کی حالت ہوگی) ارشادِ نبوی ہے:

(یلتقی ابراہیم اباه آزر یوم القیامت، ولی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ؛ فیقول لہ ابراہیم: ألم أقل لک لا تعصنی؟ فیقول لہ آزر: فالیوم لا أعصیک۔ فیقول ابراہیم: یارب! انک وعدتنی ان لا تحزینی یوم یبعثون، فأبی حزبی حزبی من ابی الابد، فیقول اللہ تعالیٰ: اینی حرمت البجیۃ علی الکافرین، ثم یقال لابراہیم: ماتحت رجلیک؟ فینظر فاذا ہو بدخ متلطخ، فیؤخذ بقوائمه فیلقی فی النار) (بخاری، الایماء، قول اللہ تعالیٰ: وَاسْتَشَدَّ اللّٰہُ اِبْرٰہِیۡمَ حَلِیۡلًا ۱۲۵ ح: 3350)

”ابراہیم اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھیں گے، اس کے منہ پر سیاہی اور گردوغبار ہوگا، ان سے کہیں گے: میں نے (دنیا میں) تم سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کریں (کہا نہیں)۔ آزر کہے گا: آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا (جو تو کہے گا۔ بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیم علیہ السلام (پروردگار سے) عرض کریں گے: پروردگار! تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی، جو سورۃ الشعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ قیامت کے دن تجھے ذلیل نہیں کروں گا، اس سے زیادہ کون سی ذلت ہوگی، میرا باپ ذلیل ہوا، جو تیری رحمت سے محروم ہے، اللہ فرمائے گا، میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے، پھر ابراہیم کو تسلی دینے کے لیے کہا جائے گا: ذرا اپنے پاؤں تلے تو دیکھو! وہ دیکھیں گے تو (اُن کا والد تو نظر نہیں آئے گا البتہ) نجاست سے لٹھڑا ایک بچو ہوگا، اس کے پاؤں سے پکڑ کر (فرشتے) اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ افکار اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 154



## محدث فتویٰ